

5905 - خوراك اور كھانے والے کی طبیعت میں تعلق

سوال

اسلام میں خنزیر اور گدھے کے گوشت کی حرمت کا سبب کیا ہے، اور کیا خوراك اور كھانے والوں کی طبیعت میں کوئی تعلق پایا جاتا ہے؟

پسندیدہ جواب

الحمد لله.

ابن قیم رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں:

" خوراك كھانے جس چو چیز خوراك كھا رہا ہے اس کی طبیعت اور فعل میں اس کی شبیہ ہے، جس طرح اللہ تعالیٰ کی حکمت مخلوق پیدا کرنے میں ہے، اسی طرح اس کی شرع اور اس کے احکام میں حکمت ہے، وہ اس طرح کہ اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے اپنے بندوں پر خبیث اور ناپاک اشیاء بطور خوراك حرام کی ہیں، کیونکہ جب وہ ان اشیاء کو بطور خوراك استعمال کریں گے تو وہ اس کا جزء بن جائیں گے تو ان کے اجزاء ان کی خوراك کے مشابہ ہو جائیں گے، کیونکہ خوراك كھانے والا خوراك کی شبیہ ہے۔

بلکہ وہ تو جوہر میں بدل جاتی ہے، اس لیے نوع انسانی اپنی خوراك کے اعتدال کی بنا پر مزاج میں سے زیادہ معتدل ہے، خون اور چیر پھاڑ کرنے والے جانوروں کے گوشت کی خوراك تناول کرنا كھانے والے میں چیر پھاڑ کرنے اور لوگوں پر زیادتی کرنے کی شیطانی قوت پیدا کرتا ہے۔

اس لیے شریعت کا اس طرح کی خوراك حرام کرنا شریعت کے محاسن میں شامل ہوتا ہے، لیکن جب اس کے مدمقابل کوئی اس سے بھی زیادہ راجح مصلحت ہو، مثلاً ضرورت کی حالت میں، اس لیے جب عیسائیوں نے خنزیر کا گوشت کھایا تو ان میں ایک قسم کی سختی اور شدت پیدا ہو گئی۔

اسی طرح جو وحشی جانوروں اور کتوں کا گوشت کھاتا ہے اس میں اس کی قوت بن جاتی ہے، اور جب شیطانی قوت کچلی والے وحشی جانوروں میں ثابت ہے تو شریعت نے اسے حرام قرار دے دیا، اور جب اونٹ میں شیطانی قوت تھی تو شریعت نے اونٹ کا گوشت كھانے والے کے لیے وضوء کے ساتھ توڑنے کا حکم دیا۔

اور جب گدھے کی حماری طبیعت گدھے کو لازم تھی تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے گھریلو گدھے حرام قرار

دے دیے، اور جب خون شیطان کا مرکب اور اس کے سرایت ہونے کی جگہ تھی تو اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے اسے لازمی حرام کر دیا۔

اس لیے جو کوئی بھی اللہ تعالیٰ کی مخلوق اور اس کے حکم کی حکمت میں غور و فکر کرتا اور وہ ان دونوں کے درمیان تطبیق دیتا ہے تو اس کے لیے اللہ تعالیٰ اور اس کے اسماء و صفات کی معرفت کا ایک عظیم باب کھل جاتا ہے۔